مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی کھانسی کی تکلیف ہے۔ گو نسبتاً کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کسی قدر سر درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے :۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت چونکہ علیل تھی۔ اس لئے ڈاکٹری سارٹیفکیٹ پر آپ اس سال کے بقیہ وقت کے لئے ٹیریٹوریل فورس سے رخصت لے کر قادیان تشریف لے آئے ہیں :۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی لڑکی امۃ اللطیف اور جناب میاں عبداللہ خان صاحب کا بچہ شاہد احمد اور میاں محمد احمد خان صاحب کا بچہ حامد احمد بعارضہ انفلوانزا بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے :۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ۱/۲ ۱۰ بجے صبح محلہ دارالعلوم میں ڈاکٹر احمد دین صاحب آف ٹانگانیکا کے مکان کی بنیاد رکھی۔ اور بابو محمد اسلم صاحب ایبٹ آباد کے زیر تعمیر مکان میں دُعا فرمائی۔ نیز مستری علم الدین صاحب سکنہ قادر آباد کی آرہ مشین کا محلہ دارالفضل میں افتتاح فرمایا۔

کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں چوہدری برکت علی خان صاحب فنانشل سیکرٹری نے تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر تقریر کی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قتل یحیٰی کے متعلق ایک اور حوالہ

"ظاہر ہے۔ کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا میں یہ بات داخل ہے۔ کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک عزت نہیں۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے۔ تو پھر اس قدر حضرت مسیح کی نسبت الزام قتل کا دفع اور ذب اور یہ کہنا کہ وہ قتل نہیں ہوا۔ اور ہرگز صلیب سے قتل نہیں ہوا۔ بلکہ ہم نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس سے مطلب کیا نکلا۔ اگر مسیح قتل نہیں ہوا۔ تو کیا یحیٰی نبی بھی قتل نہیں ہوا۔ اس کو خدا نے کیوں اپنی طرف مع جسم عنصری نہ اٹھایا۔ کیا وجہ کہ اس جگہ غیرت الٰہی نے جوش نہ مارا"۔

(تحفہ گولڑویہ اڈیشن دوم۔ ص۱۷۱)

اسقاطِ حمل نہ کرو

"اسقاطِ حمل مت کر۔ زنا کی تمام قسموں سے پرہیز کر۔ کسی عورت کی عزت میں خلل ڈالنے کی نیت سے اس پر بہتان مت لگا"۔

(الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۸۹۹ء)

قبولیتِ دُعا کے متعلق ماں بچہ کی مثال

"جو شخص دُعا کی توفیق دیا جاتا ہے۔ اس کے حق میں قبولیت اور استجابت بھی مقدر ہوتی ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں۔ کہ اسی صورت میں استجابت ممکن ہو۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ انسان کسی مطلوب کے مانگنے میں غلطی کرے جیسے بچہ کبھی سانپ کو پکڑنا چاہتا ہے۔ اور والدہ مہربان جانتی ہے۔ کہ سانپ کے پکڑنے سے اس کی ہلاکت ہے۔ پس وہ بجائے سانپ کے کوئی خوبصورت کھلونا اس کو دے دیتی ہے"۔

(الحکم نمبر ۲۳۔ جلد ۳۔ صفحہ ۴)

بدنظری سے بچو

"تو نامحرم پر ہرگز آنکھ مت ڈال۔ نہ شہوت سے نہ خالی نظر سے کہ یہ تیرے لئے ٹھوکر کھانے کی جگہ ہے"۔ (الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۸۹۹ء)

عورتوں کو تعلیم دو۔

"تم اپنی عورتوں کو تعلیم دو۔ اور دین اور عقل اور خدا ترسی میں ان کو پختہ کرو۔ اور اپنے لڑکوں کو علم پڑھاؤ"۔ (الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۸۹۹ء)

آخری نور

"میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر جلسہ سالانہ میں بیعت کرنیوالے

حضور کی طرف ایک عالم کے امڈے چلے آنیکا ثبوت

جن اصحاب نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ذیل میں ان کی تیسری قسط پوری ذمہ داری کے ماتحت درج کی جاتی ہے۔ "پیغام صلح" ان میں سے جن ناموں کے متعلق تحقیق کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ اور ہم ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ان سینکڑوں اصحاب کی فہرستوں سے بالفاظ پیغام صلح ثابت ہے "کہ ایک عالم ہے۔ جو جناب خلیفہ صاحب کی طرف امڈا چلا آرہا ہے۔"

نمبر شمار	نام	ضلع
۱۶۷۸	اللہ رکھی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۷۹	شریفاں بی بی صاحبہ	"
۱۶۸۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۶۸۱	فضل بیگم صاحبہ	گجرات
۱۶۸۲	سکینہ جان صاحبہ	پٹ در
۱۶۸۳	حاکم بی بی صاحبہ	لاہور
۱۶۸۴	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۶۸۵	رسول بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۸۶	زہرہ بیگم "	جموں
۱۶۸۷	رشیدہ بیگم "	میانوالی
۱۶۸۸	اللہ رکھی "	جموں
۱۶۸۹	ہاجرہ بیگم "	"
۱۶۹۰	جنت بی بی صاحبہ	جھنگ
۱۶۹۱	نواب بی بی "	سیالکوٹ
۱۶۹۲	فاطمہ بی بی "	دہلی
۱۶۹۳	امۃ الرشید "	لائل پور
۱۶۹۴	امۃ الرحمٰن "	لاہور
۱۶۹۵	مہراج بیگم "	"
۱۶۹۶	محمد بی بی "	سیالکوٹ
۱۶۹۷	اقبال "	گوجرانوالہ
۱۶۹۸	امۃ اللہ "	گورداسپور
۱۶۹۹	معصوم بیگم "	گجرات
۱۷۰۰	زینب "	"
۱۷۰۱	صاحبزادی "	"
۱۷۰۲	فاطمہ بی بی "	"
۱۷۰۳	مغلانی صاحبہ	گجرات
۱۷۰۴	آمنہ بیگم "	"
۱۷۰۵	فاطمہ بیگم "	"
۱۷۰۶	شریفاں بی بی "	جالندھر
۱۷۰۷	نور بھری "	کیمل پور
۱۷۰۸	رقیہ بی بی "	سیالکوٹ
۱۷۰۹	امتیاز بیگم "	گورداسپور
۱۷۱۰	سلیمہ بیگم "	سرگودہا
۱۷۱۱	خورشید بیگم "	ملتان
۱۷۱۲	اقبال بیگم "	سیالکوٹ
۱۷۱۳	زینب بی بی "	لائل پور
۱۷۱۴	ہاجرہ بی بی "	سرگودہا
۱۷۱۵	رشیدہ بیگم "	گورداسپور
۱۷۱۶	رابعہ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۱۷۱۷	حلیمہ بی بی "	گجرات
۱۷۱۸	ناصرہ سعیدہ "	"
۱۷۱۹	زینب بی بی "	شیخوپورہ
۱۷۲۰	ہاجرہ بی بی "	"
۱۷۲۱	عزیزہ آنسہ "	سیالکوٹ
۱۷۲۲	مریم صادقہ "	"
۱۷۲۳	احمد بی بی "	جالندھر
۱۷۲۴	سردار بی بی "	منٹگمری
۱۷۲۵	شریفاں بی بی "	"
۱۷۲۶	بیگم بی بی "	"
۱۷۲۷	صفیہ بیگم "	سرگودہا
۱۷۲۸	مہر بی بی "	"
۱۷۲۹	ہاجرہ بی بی "	"
۱۷۳۰	نور بیگم "	شیخوپورہ
۱۷۳۱	فاطمہ بی بی "	منٹگمری
۱۷۳۲	بیگم بی بی "	"
۱۷۳۳	خورشید بیگم "	"
۱۷۳۴	کلثوم "	جالندھر
۱۷۳۵	سعیدہ بی بی "	شیخوپورہ
۱۷۳۶	روشنائی "	"
۱۷۳۷	سعیدہ بی بی "	"
۱۷۳۸	برکت بی بی "	سیالکوٹ
۱۷۳۹	حسین بی بی "	گورداسپور
۱۷۴۰	محمد بی بی "	"

(باقی)

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت جماعتہائے سندھ ماہوار رپورٹ کے خالی فارم نئے سال کے لئے نظارت تعلیم و تربیت قادیان سے منگوالیں۔ مبلغین صاحبان بھی اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ کی نقل مطبوعہ فارموں پر ارسال فرمایا کریں جو ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ رپورٹیں لازمی طور پر ہر ماہ کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر خاکسار کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

سکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

تحریک امانت جائیداد میں حصہ لینے والے احباب کیلئے

جن احباب جماعت نے تحریک امانت جائیداد سہ سالہ میں حصہ لیا ہوا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی دوست چندہ عام۔ حصہ آمد یا چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا دار ہوں۔ تو چونکہ تحریک مذکور ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی امانت جائیداد میں سے رقوم منتقل کرا کر لازمی چندوں کے ادائیگی بقایا سے سبکدوشی حاصل کریں۔

ناظر بیت المال

تبلیغ کیلئے ایک بائیسکل کی ضرورت

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے مبلغ کے لئے ایک بائیسکل کی ضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ ان کو تبلیغی دورہ میں بہت سی سہولتیں پہنچ سکتی ہیں۔ کوئی صاحب توفیق دوست اس ضرورت کو پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

رشتے درکار ہیں

ایک معزز خاندان کی دو کنواری تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے معزز برسر روزگار۔ نوجوان اور مخلص کنوارے رشتوں کی ضرورت ہے۔ دونوں لڑکیاں خدا کے فضل سے ہر صفت متصف ہیں۔

ملک بشیر احمد کوآپریشن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

پریم

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تیری
وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

جس جا پہ تیرا ذکر ہو ذکر خیر ہی
نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

ناظرین! ہمارے خاندان کے صدری نسخہ جات سے مخلوق خدا کا بھلا ہوا ہے۔ اس لئے میں مخلوق خدا کی بہتری اور بہبودی کے لئے پریم نامی طاقت کی گولیوں کا اشتہار دیتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بوڑھے جوان۔ کمزور طاقتور اور نوجوان شہ زور بن گئے۔ جوانی کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہیں۔ ان کے استعمال سے دل دماغ۔ اعصاب اور معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ طاقت کو بڑھانے کیلئے اکسیر اعظم ہیں۔ ان گولیوں سے دل کی دھڑکن۔ سر کے چکر۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا۔ اور سستی وغیرہ دور ہو کر فرحت اور زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا اثر دیرپا اور مستقل ہے۔ پوری خوراک کی قیمت ۷ (سات روپے) علاوہ محصولڈاک۔ قیمت نمونہ دو روپیہ۔ نوٹ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دی جائے گی۔

چند تازہ سرٹیفکیٹ۔ جناب علی بہادر صاحب وارشپ کلاؤ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں عرصہ ۵ سال سے زیادہ بیماری میں مبتلا تھا۔ کافی سے زیادہ حکیموں اور ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام شکایات دور ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے (۲) بدھا سنگھ ولد جواہر سنگھ موضع بھیلووال ضلع امرتسر (۳) مولوی محمد صالح صاحب مولوی فاضل امام مسجد حاجی کیمپ کراچی (۴) داؤد خان ملازم انڈین نیوی جہاز کلاؤ (۵) محمد خان ولد نبی بخش جمعدار پولیس منگھا پیر (۶) مولوی فاضل عبدالقادر ریاست لیس بیلہ (۷) غلام حسین ملازم جناب سید محبوب شاہ غازی کونسلر۔ حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ قابل تعریف ہیں۔ ہم بزرگ اور عزیز بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ آپ بھی ان پریم نامی گولیوں سے فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ اس کے علاوہ ناسور۔ داد۔ آتشک سوزاک۔ بغل پھوڑا۔ ختنہ کی مرہم اور چنبل وغیرہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ **ملنے کا پتہ**۔ منیجر حکیم نور محمد ولد مولوی کرم الٰہی احمدیہ شفاخانہ گھڑی مارکیٹ اڈا منگھا پیر کراچی

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۰ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ ملکہ جان محمد ولد گلاب ذات جٹ سکنہ بیگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ہر دیال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے کہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۴ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح قبل دوپہر تاریخ ۲۴ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشے کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ بتاریخ ۲۴ ۳/۳۹ کی جائے گی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۰ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ ملکہ ارجن سنگھ ولد گوردت سنگھ ذات جٹ سکنہ تنبر یال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضخواہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ورساکھی وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے ہے یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۷ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۷ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا پڑے گا

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۷ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جیرانا ۲۸ جنوری۔ جمہوریہ سپین کے وزیر اعظم نے ہسپانوی لوگوں کے نام ایک پیغام میں اعلان کیا ہے کہ اگرچہ سپین جنگ کے ایک نہایت مشکل مرحلہ سے گذر رہا ہے مگر دشمن کی یہ امیدیں کہ بارسلونا کی فتح کے بعد جمہوری حکومت کا خاتمہ ہو جائیگا ایک دفعہ پھر خاک میں مل جائیں گی۔ سپین صرف اپنی آزادی کی حفاظت نہیں کر رہا۔ بلکہ امن عالم کی حفاظت کر رہا ہے۔ سپین کے دشمنوں نے دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اب جدوجہد کو جاری رکھنے کے ناقابل ہے۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم ابھی تک مؤثر طور پر دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں

بنوں ۲۸ جنوری۔ ایک کانگرسی ممبر نے اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد قانون انتقال اراضی پنجاب میں جہاں تک اس کے صوبہ سرحد میں اطلاق کا تعلق ہے۔ ترمیم کرنا اور زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تفریق کو مٹانا ہے۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت سندھ میں توسیع کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کے متعلق فروری کے پہلے ہفتہ میں اعلان کر دیا جائے گا۔ مگر تاحال سرکاری حلقے اس معاملہ کو نہایت پوشیدہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کٹک ۲۸ جنوری۔ حکومت اڑیسہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اڑیسہ میں جو فوج تعینات ہے اس کے آفیسر کمانڈنگ نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ یہ فوج خونریزی کرنے کے لئے نہیں آئی۔ بلکہ لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے آئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فوج کا فرض امن قائم کرنا ہے مگر اس کے ساتھ یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد انتقام لینا نہیں۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ آج سب جج درجہ اول دہلی نے ستو مندر کی متنازعہ جگہ کے متعلق مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا اور قرار دیا کہ یہ زمین میونسپلٹی کی ملکیت ہے سادھو شیام پوری کی نہیں۔ جس نے کمیٹی کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ فرانس اپنی سلطنت کے کسی حصہ سے دستبردار نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اپنے کسی حق سے دستکش ہوگا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میں حالات کی نزاکت کو سمجھتا ہوں اگر آزادی اور وقار کی حفاظت کے لئے فرانس کو قربانی کرنی پڑی تو ہم بڑی سے بڑی قربانی سے بھی احتراز نہیں کرینگے آخر میں وزیر اعظم نے اپیل کی۔ کہ اہل فرانس اپنی سلطنت کی حفاظت کے لئے متحد ہو جائیں

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں انکم ٹیکس بل طویل بحث کے بعد پاس ہو گیا۔

گورکھپور ۲۸ جنوری۔ آج گورکھپور کی پُرامن فضا میں کسی قدر انتشار پیدا ہو گیا جب محلہ خونی پور کی ایک مسجد میں سؤر کا سر کمبل میں لپٹا ہوا پایا گیا۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر تحقیقات شروع کر دی ہے

لکھنؤ ۲۸ جنوری۔ یو۔پی میں جیلوں کی اصلاح کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ جیلوں میں حیوانی مشقت کو ختم کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ صنعت و دستکاری کو دی جائے۔ قیدیوں کو ان کے کام کی اجرت دی جائے۔ تاکہ ان میں کام کرنے کا شوق پیدا ہو۔ قید تنہائی اور بیڑی ختم کر دی جائے۔ صرف انسپکٹر جنرل کو ہی یہ سزا دینے کا اختیار ہو جیلوں میں پنچایت سسٹم نافذ کیا جائے۔ اور قیدیوں کے لئے گانے وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

بمبئی ۲۸ جنوری ہریجن کے تازہ پرچہ میں گاندھی جی نے کانگرس اور فیڈریشن کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان کے عوام میری راہنمائی کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور مجھ میں ابھی طاقت ہے کہ پہلی لڑائیوں کی نسبت زیادہ سخت لڑائی لڑ سکوں۔ وقت آرہا ہے کہ جنگ کا بگل بجے۔ لیکن اس سے پہلے کانگرس کی تمام خامیاں اور بے ضابطگیاں دور ہو جانی چاہئیں۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں کانگرس پارٹی کے ایک ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم سندھ نے اعلان کیا کہ میری گورنمنٹ کانگرس پالیسی اور پروگرام پر عمل کر رہی ہے اور کرتی رہیگی۔ اگر کسی معاملہ پر کانگرس پارٹی کو شک ہو تو میں ہائی کمانڈ کے فیصلے کے سامنے جھک جاؤنگا۔ مجھے کانگرس ہائی کمانڈ پر پورا پورا یقین ہے

لنڈن ۲۷ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جو ریزرو بحری بیڑہ ۱۹۱۲ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اور جسے جنگ عظیم کے بعد توڑ دیا گیا تھا پھر قائم کیا جائے گا۔ اس بیڑے میں جو لوگ کام کرتے تھے انہیں شاہی اعلان کئے جانے پر بلا تاخیر پھر بھرتی کر لیا جائیگا۔

سنتیاگو (امریکہ) ۲۷ جنوری۔ چلی کے زلزلہ میں نقصان مال و جان کے متعلق اب تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۳۰ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے اور ۵۰ ہزار زخمی۔ کئی دیہات بالکل تباہ ہو گئے۔ کئی سڑکیں بند ہو گئی ہیں خدشہ ہے کہ بہت جلد وبائیں پھوٹ پڑینگی تمام ریڈ کراس سوسائٹیوں نے ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ پہلے اندازہ لگایا گیا تھا کہ زلزلہ سے تقریباً ۱۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ سوشلسٹ پارٹی کی پارلیمنٹری کمیٹی نے ایک بل مرتب کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ۴ کروڑ پونڈ منظور کئے جائیں۔

مدراس ۲۷ جنوری۔ مدراس اسمبلی کے پاس کردہ مالابار داخلہ مندر بل پر گورنر نے منظوری کی مہر ثبت کر دی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق

ایک عجیب کشف

حضرت خلیفہ نورالدین صاحب ساکن جموں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادم اور صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ

"مجھے ۱۹۲۱ء میں کشفی حالت میں ایک بچہ دکھایا گیا۔ جس سے سب لوگ بہت پیار کرتے ہیں۔ میں نے بھی اسے گود میں اٹھالیا اور پیار کیا۔ اگرچہ وہ چھوٹا سا بچہ ہے مگر کہتے ہیں کہ اس کی عمر ۴۳ سال کی ہے۔ مجھے القا ہوا کہ اس کشف میں جو بچہ مجھے دکھایا گیا ہے وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ ثانی ہیں ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۹۳۱ء میں آپ کی عمر ۴۳ سال کی تھی۔ اور یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اشعار میں درج ہے کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

اس میں لفظ ایک میں بھی اشارہ ۱۹۳۱ء کی طرف ہے۔ کیونکہ بحساب ابجد ایک کے عدد ۳۱ ہیں۔ اور روحانی ترقی کا کمال بھی چونکہ ۴۰ سال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے اس کشف میں بچہ ۴۳ سال کا دیکھا گیا۔ میں اپنا یہ کشف پہلے بھی بہت لوگوں کو سنا چکا ہوں۔ آج فائدہ عام کے لئے درج اخبار کرایا جاتا ہے۔"

مفتی محمد صادق ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء

عید الاضحیٰ یکم فروری ۱۹۳۹ء کو ہوگی

اب کے چونکہ بیرونجات میں عید الاضحیٰ کا چاند دیکھنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور بعض مقامات سے مختلف تاریخوں میں عید منانے کے اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ اس پر حضور نے فرمایا ہم نے قادیان میں اپنی آنکھوں سے چاند ۲۲ جنوری کو دیکھا تھا۔ اس لئے عید یکم فروری کو ہوگی۔

پس بیرونی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عید الاضحیٰ یکم فروری بروز بدھ ہوگی۔

عید فنڈ اور کھال قربانی مرکز میں آنی چاہئیں

عید الاضحیٰ خدا کے فضل سے نہایت قریب ہے اور امید ہے کہ احباب نے عید فنڈ وقیمت کھال قربانی کے فراہم کرنے کا مناسب بندوبست کر لیا ہوگا۔ اگر نہ کیا گیا ہو تو اب نہایت باقاعدگی کے ساتھ عید سے قبل لوگوں کے گھروں پر جا کر وصولی کی جائے۔ اور عید فنڈ حتی الوسع ہر کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

بقیہ صفحہ ۹

پس یہ آخری اعلان ہے۔ جس سے دوستوں کو پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے

ممکن ہے کہ بعض جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کر رہے ہوں

اور دوست سمجھتے ہوں کہ ہمارے وعدے پہونچ چکے ہیں۔ دفتر کو چاہیئے کہ ایسے مقامات پر کئی لوگوں کو اطلاع بھیج دے۔ کہ ان کے وعدے تاحال نہیں پہونچے۔ اور جن کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع دفتر سے نہیں پہونچی۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ

اچھی طرح اطمینان کرلیں

ایسا نہ ہو کہ وہ رہ جائیں۔ ابھی وقت ہے کہ وہ اصلاح کرالیں۔ لیکن اگر انہوں نے نہ کرائی۔ تو پھر یہ عذر نہیں سنا جائے گا کہ ہم نے وعدہ بھیجدیا تھا سکرٹری یا پریذیڈنٹ پر ذمہ داری ہے یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اس لئے

ہر فرد میرے سامنے براہ راست ذمہ وار اور جوابدہ ہے

پس ہر فرد کو یہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ان ہی کے وعدے قبول کئے جائیں گے جو وقت پر پہونچا دیں گے۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتے ہیں تو

دوستوں کو چاہیئے خود براہ راست وعدے بھیجدیں

اور اگر انہوں نے خود نہ بھیجے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ عہدہ داروں کی سستی میں وہ خود بھی شامل ہیں۔

قربانی کی عید

عید وہ کیسی ہے جو آ کر چلی جاتی ہے عید
جو نہیں جاتی وہ قربانی کے بعد آتی ہے عید

زندۂ جاوید کرتی ہیں فقط قربانیاں
ہے یہی وہ راز جو آ آ کے سمجھاتی ہے عید

مجھ کو کیا عید وں سے میری عید ہے دیدار یار
وہ نہ ہو حاصل تو مجھ کو کس طرح بھاتی ہے عید

عید آئے تو وہی آئے جو پھر جائے نہیں
عید وہ کیسی جو پل بھر میں گزر جاتی ہے عید

ہم سفر اس عید کی تو مجھ سے کیفیت نہ پوچھ
اک مسافر کو اگر غربت میں آ جاتی ہے عید

عید ہوتی تھی کبھی اسلام کی رشکِ جہاں
آج اس مظلوم کی دیکھی نہیں جاتی ہے عید

نام کا منظور ہوں پر کام نامنظور ہیں
عید سے شرمندہ میں ہوں مجھ سے شرماتی ہے عید

منظور احمد منظور بھیروی قادیان

درخواست دعا۔ شیخ عبدالرشید صاحب تاجر بٹالوی کو بندشِ پیشاب کی پھر تکلیف ہوگئی ہے۔ اور وہ نور ہسپتال قادیان میں علاج کے لئے داخل ہیں نیز حکیم عبدالصمد صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بخار اور امراض پھیپھڑہ سے بیمار ہیں۔ اور دہلی میں ان کے چھوٹے بھائی عبدالجلیل صاحب کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۹۳۹ھ

برتھ کنٹرول یعنی ضبطِ تولید

اسلام میں جہاں دیگر وجوہات مثلاً اخراجات کے زیادہ ہو جانے یا اپنے آرام و آسائش میں خلل واقعہ ہونے کی بنا پر اولاد کی پیدائش کو روکنا جائز قرار نہیں دیا گیا۔ وہاں ایسی صورت میں جبکہ عورت کی زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہو اسے جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور جب یورپ کی اس تحریک کا ذکر آیا۔ جسے برتھ کنٹرول کہا جاتا ہے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا۔ کہ اگر عورت کی زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہو۔ تو اس پر عمل کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں:۔

برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید کے مؤیدین کی طرف سے سب سے بڑی دلیل جو پیش کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی آبادی روز بروز اس سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ کہ اگر توالد و تناسل کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ تو بہت جلد وہ وقت آ جائے گا۔ جبکہ ضروریاتِ زندگی ختم ہو جائیں گی۔ اور ساری دنیا مصیبت اور ہلاکت میں مبتلا ہو جائے گی۔

اس میں شک نہیں۔ کہ شمار و اعداد کے لحاظ سے دنیا کی آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وبائی امراض سے نیز جنگوں اور لڑائیوں کے ذریعہ کروڑوں انسان ہر سال موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ پھر بھی ولادت کا سلسلہ نہ صرف اس کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ اضافہ بھی کر دیتا ہے۔ تاہم اس بنا پر یہ خیال کرنا کہ آبادی کے مقابلہ میں ضروریاتِ زندگی یعنی کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ نہایت ہی افسوسناک کوتاہ اندیشی ہے۔ اسلام کی تعلیم سے واقفیت رکھنے اور اسلام کے پیش کردہ خدا کی شان جاننے والا تو کوئی انسان اس قسم کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ کیونکہ اسلام یہ بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے بلکہ ظاہری عقل اور مشاہدہ سے کام لینے والے بھی جانتے ہیں۔ کہ جوں جوں انسانی آبادی بڑھتی جا رہی ہے اس کی ضروریات مہیا ہونے کے بھی نئے نئے طریق نکلتے آتے ہیں۔ ان حالات میں یہ سراسر باطل وہم ہے کہ دنیا میں آبادی کے بڑھنے سے ضروریاتِ زندگی ختم ہو سکتی ہیں:۔

پھر برتھ کنٹرول کی تحریک کو ذاتی آرام و آسائش۔ اور عیش و عشرت کی خاطر اختیار کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن یہ اتنی خطرناک خود غرضی ہے۔ کہ جسے کوئی سنجیدہ انسان زبان پر لانا بھی پسند نہیں کرے گا:۔

اسلام نے اس قسم کی سب وجوہات کو رد فرمایا ہے۔ اور صرف اسی صورت میں ضبطِ تولید کی اجازت دی ہے۔ جبکہ عورت کی جان جانے کا خطرہ ہو۔ اسلام کی یہ تعلیم جس قدر معقول۔ اور فطرتِ انسانی کے مطابق ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ سوویٹ روس جیسی لامذہب حکومت نے حال میں اپنے ہاں اسی قسم کا قانون جاری کیا ہے:۔

کچھ عرصہ ہوا۔ سوویٹ پریس میں ایک نئے قانون کا مسودہ شائع کیا گیا تھا جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ انقلاب روس کے بعد قانونی جواز کے ساتھ حکومت کے طبی مرکزوں میں ضبطِ تولید اور استقاطِ حمل کا جو اپریشن ہوا کرتا ہے۔ وہ آئندہ نہیں ہو گا۔ اور برتھ کنٹرول کا عمل یا حمل گرانے کا کام صرف اسی حالت میں جائز سمجھا جائے گا جبکہ اولاد پیدا کرنے میں عورت کی جان کے لئے کوئی خطرہ ہو۔ اسی قانون کے ذریعہ سوویٹ روس کی حکومت نے اولاد پیدا کرنے والی عورتوں کے لئے مالی امداد مقرر کی ہے:۔

یہ مسودہ اخبارات میں شائع کر کے اس کے متعلق لوگوں کی رائے طلب کی گئی۔ اخبارات نے اس مسودہ قانون کا پورے جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ البتہ کارخانوں۔ دفتروں۔ اور تعلیم گاہوں وغیرہ میں کام کرنے والی عورتوں نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ صرف خطرہ زندگی کے لئے نہیں بلکہ اقتصادی اسباب کی بنا پر بھی اس قانون کو غیر مؤثر قرار دیا جائے۔

آخر حکومت نے غور و خوض اور پبلک سے تبادلۂ خیالات کے بعد اس قانون کے فوری نفاذ کا حکم دے دیا۔ اور روسی عورتوں کا یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا۔ کہ اقتصادی اسباب کی بنا پر بھی ان کو مانع حمل اور استقاطِ حمل کی اجازت دے دی جائے۔ اس قانون کے رو سے استقاطِ حمل کے لئے دوا کھانے یا اپریشن کرانے کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے اور اس عمل کی اجازت صرف اسی حالت میں رکھی ہے۔ جبکہ عورت کی زندگی کے خطرہ میں پڑنے کا امکان ثابت ہو اس کے ساتھ ہی افزائشِ نسل اور آبادی کے بڑھانے کے لئے عورتوں کی بہت کچھ حوصلہ افزائی کی گئی ہے:۔

اسلامی تعلیم کے پُر حکمت اور مطابقِ فطرت ہونے کا یہ ایک اور عظیم الشان ثبوت ہے جو سوویٹ روس ایسی مذہب سے برگشتہ حکومت پیش کرنے پر مجبور ہوئی ہے:۔

مُسلمان زمیندار اور اچھوت اقوام

مسلمان زمینداروں کو بارہا یہ تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ ان کے لئے ہر لحاظ سے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ ان اچھوت لوگوں کے ساتھ جو ان کے دیہات میں رہتے۔ ان سے ملتے جلتے۔ اور ان کا کام کاج کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کریں۔ تاکہ ان پر واضح ہو جائے۔ کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام انسانوں کو مساوی قرار دیتا ہے۔ اور مسلمان ہی وہ قوم ہے۔ جو عملی طور پر حقیقی مساوات قائم کرتی ہے۔ اس صورت میں ممکن نہیں۔ کہ وہ اس ذلیل ترین حالت کو ترک نہ کر دیں جس میں ہندوؤں نے انہیں صدیوں سے گرا رکھا ہے۔ اور اسلام قبول کر کے اسلامی برادری میں داخل نہ ہو جائیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ آریوں کے کارندے سیم و زر کے زور سے اچھوت اقوام کے لوگوں کو ایسی راہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے مدمقابل بن کر کھڑے ہو جائیں۔ اور ان کے خلاف جدوجہد کریں۔ چنانچہ آریہ اخبارات میں اس قسم کا ایک پروگرام شائع ہوا ہے جس میں اچھوت اقوام کو مسلمان زمینداروں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے کئی ایک ایسی شقیں رکھی گئی ہیں۔ کہ جب متعصب آریہ ان کی آڑ میں اچھوتوں کو جوش دلائیں گے تو وہ یقیناً مسلمان زمینداروں کو نقصان پہونچانے پر آمادہ ہو جائیں گے:۔

اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان زمیندار [illegible] متوجہ ہوں۔ اور آنے والے خطرہ [illegible] اس کے بارے میں [illegible] کوشش [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر

(۵)

سورۃ طٰہٰ میں ایک ہزار سالہ شب تاریک کا ذکر

سورۃ طٰہٰ کا نزول بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے تھا۔ جو آپ کو دجالی فتنہ سے لاحق تھی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ۔ طٰہٰ ہم نے قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تیری زندگی تیرے لئے تلخ ہو جائے۔ بلکہ یہ سب باتیں اس لئے بتلائی گئی ہیں کہ تا اہل خشیت کے لئے یاددہانی ہو۔ اور وہ اس سے نصیحت پکڑیں۔ اس طرح تسلی دیتے ہوئے نسف جبال کی یہ پیشگوئی فرمائی یوم ینفخ فی الصور ونحشر المجرمین یومئذ زرقاً یتخافتون بینھم ان لبثتم الا عشرا ...... یعنے جس دن جنگ کا بگل پھونکا جائے گا۔ اور ہم نیلی آنکھوں والے مجرموں کو جنگ کے لئے اکٹھا کریں گے۔ وہ اپنے متعلق موعودہ گھڑی کی آمد کو بھانپ کر آپس میں بدہ میں مشورہ کریں گے اور کہیں گے کہ ہم دس راتیں گزار چکے ہیں۔ نحن اعلم بما یقولون اذ یقول امثلھم طریقۃ ان لبثتم الا یوما۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ جبکہ اس اندازہ کے متعلق ان سے نہایت صحیح طریق اختیار کرنے والا اعلان کریگا اور کہے گا۔ ان لبثتم الا یوما کہ ہاں تم ایک دن ہی رہے ہو۔ یعنے نبوت کا مقررہ دن جس میں وحی الٰہی آسمان پر اٹھائی جانی تھی۔ وہ نبوت کی مقررہ میعاد جس کے متعلق اللہ تعالےٰ سورۃ حٰمٓ سجدہ میں فرماتا ہے۔ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ یعنے اس نے دین کو آسمانی تدبر کے ساتھ نازل کیا ہے۔ پھر ایک عرصہ کے بعد یہ اوپر اسی کی طرف چلا جائے گا۔ فی یوم ایک دن میں جس کا اندازہ تمہارے حساب سے ایک ہزار سال ہے۔ دانیال نبی علیہ السلام کی ۱۲۶۰ سال والی مشہور پیشگوئی سے اگر ۲۶۰ سال ابھی صدیوں کے نکال دیئے جائیں۔ تو تاریک رات کا زمانہ ایک ہزار سال ہی بنتا ہے۔ یہ ایک ہزار سال کا عرصہ وہی شب تاریک ہے جس میں آسمانی وحی کا لپیٹا جانا مقدر تھا۔ یہ نبوت کی ہزار سالہ میعاد تم گزار چکے ہو ؎

یہود کا ارض صیہون میں اجتماع

اس وقت جب حسابات نکال کر اس امر کا اعلان کیا جائے گا۔ تو نیلی آنکھوں والوں کو اس بات کا احساس ہو گا کہ دانیال نبی کی میعاد والی پیشگوئی کے قرب کا زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ کی مقررہ علامات میں سے ایک علامت یہ بھی تھی۔ کہ یہود جو اطراف عالم میں پراگندہ ہیں بیت المقدس میں اکٹھے کرکے ان کو دوبارہ ارض صیہون میں آباد کیا جائے گا۔ قرآن مجید بھی اس پیشگوئی کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں بایں الفاظ فرماتا ہے۔ وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض ہم نے بنی اسرائیل سے کہا جاؤ زمین کے مختلف حصوں میں رہو۔ فاذا جاء وعد الاٰخرۃ۔ جب آخری موعودہ گھڑی آئے گی۔ تو ہم تمہیں اکناف عالم سے اکٹھا کرکے لے آئیں گے۔ جنگ عظیم میں اور اس کے مابعد جو مشورے انگلستان کی سرزمین میں قرار پائے۔ ان میں سے بلفور کا مشہور معاہدہ بھی ہے اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ کا باعث جہاں اور باتیں تھیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی اس کا باعث تھی کہ دانیال نبی کی پیشگوئی کی میعاد کا زمانہ یہی ہے۔ جس میں کہ ہم ہیں۔ اور اس کی علامتوں میں سے یہودیوں کی ارض صیہون میں دوبارہ آبادی بھی ہے Zionist Movement یعنی صیہونی تحریک کا قیام بھی اسی احساس کے نتیجہ میں ہوا۔

غرض آیت ان لبثتم الا عشرا اور آیت ان لبثتم الا یوماً میں عشراً اور یوماً کے الفاظ بھی باتکرار اسی لیالٍ عشر والی دس سو سالہ شب تاریک کی الہامی میعاد پر دلالت کرتے ہیں۔ جس کے پورا ہونے کا احساس ان نیلی آنکھوں والوں کو بھی اس دن ہو گا (یوم ینفخ فی الصور) جب بگل پھونکا جائے گا۔ (ونحشر المجرمین یومئذ زرقاً) اور جب ہم انہیں جنگ کے لئے اکٹھا کریں گے یتخافتون بینھم۔ پوشیدگی میں آپس میں مشورے کریں گے کہ اب کیا کیا جائے۔ وہ میعاد تو اب گزر چکی ہے۔ انہیں تب سخت فکر پڑے گی۔ اور اپنی موعودہ تباہی کی گھڑی کو بھانپ کر پوشیدگی میں مشورے کریں گے۔ اور اس سے نجات کی تدبیریں سوچیں گے اور وسیلے ڈھونڈیں گے۔

پہاڑ کب اڑائے جائیں گے

ویسئلونک عن الجبال اور تجھ سے پوچھنے والے پوچھتے ہیں۔ کہ ان پہاڑوں کو کب اڑایا جائے گا قل ینسفھا ربی نسفاً۔ کہو میرا رب انہیں ضرور اڑا ئے گا۔ اور اڑا کر زمین کو ایک ہموار چٹیل میدان کر دے گا۔ جس میں کوئی نشیب فراز اونچ نیچ باقی نہ رہے گی۔ کس خوبی سے سورۃ فجر والی دس سو سالہ رات کی پیشگوئی اور سورۃ سجدہ والی ایک ہزار سالہ کی پیشگوئی کو ایک ہی آیت میں اکٹھا کرکے نسف جبال کی پیشگوئی کا معاً اس کے بعد ذکر آنے سے یہ بتلانا مقصود ہے۔ کہ یہ پہاڑ کب اڑائے جائیں گے۔ یعنی اس دس سو سال والی تاریک رات کے گزرنے پر جس کا ذکر سورۃ فجر میں ولیالٍ عشرٍ کہہ کر کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ ظہور میں آئے گا۔ یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمساً یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولاً یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بہ علما۔ وعنت الوجوہ للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما۔ (سورۃ طٰہٰ ع ۶)

محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیری دعوتِ حق کے رستہ سے یہ پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ اور دنیا میں تیری عدالت قائم ہو کر اونچ نیچ سب مٹ جائے گی۔ اور حیّ و قیوم کے آگے سب گردنیں جھکیں گی۔ وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِکْرًا۔ ایسا معجز نما قرآنِ عربی ہم نے نازل کیا ہے۔ اور ہم نے اس وعید کو مختلف پیرایوں میں بار بار بیان کیا ہے۔ تاکہ وے اپنے بچاؤ کی صورت اختیار کریں۔ ورنہ پھر وہ ان کے لئے نصیحت حاصل کرنے کی کوئی دوسری صورت پیدا کرے گا۔ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤی اِلَیْکَ وَحْیُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ وہ بادشاہ حق اپنی شانِ ملوکانہ میں بہت ہی بلند ہے اور تو اس قرآن کے متعلق جلدی مت کر۔ کہ اس کی باتیں کیونکر اور کب پوری ہوں گی۔ اس کی باتیں اپنے رنگ میں اور اپنے مقررہ وقت پر پوری ہوں گی۔ اس لئے اس کی وحی کے پورا ہونے سے قبل جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ دعا کرتے رہو۔ اے میرے رب مجھے اور علم عطا کر۔ کہ یہ باتیں کیونکر اور کب پوری ہوں گی۔

غرض یہ وہ نسفِ جبال کی واضح پیشگوئی ہے۔ جس کا سورۃ مرسلات میں اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ کہکر حوالہ دیا گیا ہے۔ اور بتلایا گیا ہے۔ کہ جب رسولوں کی میعاد پوری ہو گی۔ یعنی ایک ہزار سال کی شبِ تاریک گزرے گی۔ تو صلیب پرست اقوام کے لئے یوم الفصل قائم ہوگا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ فیصلہ کا دن قائم ہو۔ انہیں ان کی آنے والی مصیبتوں سے بطور آخری یاددہانی اور حجت کے آگاہ کیا جائے گا فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا عُذْرًا اَوْ نُذْرًا

محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی آیاتِ بینات ایک مؤثر اور ناصحانہ پیرایہ میں پڑھ کر سنائی جائیں گی۔ اور ان سے کہا جائے گا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک وقت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ وہ چپ رہا۔ مگر اب ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں" کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تمام الہامی باتیں پوری ہو کر ان کی امتیازی حیثیت دنیا میں الم نشرح ہو گی اور وہ ابہام جو اس کی آسمانی وحیوں میں ناسمجھی سے نظر آتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے ان سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ اور وہ ذات البروج کی طرح اپنے مقررہ وقت پر چمکیں گی۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

ان پیشگوئیوں کے اوقات کی تعیین پہلے سے پوری وضاحت سے ہو چکی ہے اس امر کی بھی تعیین ہو چکی ہے۔ کہ موعودہ شفق کا آغاز کب ہوگا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تین سو سال گزرنے پر اس کا آغاز ہوگا۔ اور اس بات کی بھی تعیین ہو چکی ہے۔ کہ وہ تاریکی کا زمانہ کتنا عرصہ دنیا میں قائم رہے گا۔ لیالِ عشر یا۔ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ دس سو سال یعنی ایک ہزار سال کا عرصہ جس میں قرآن مجید کے آسمان پر چلے جانے کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ وَاللَّیْلِ وَمَا وَسَقَ۔ اس رات میں کیا کیا حادثات دنیا میں رونما ہوں گے۔ سورۃ تکویر میں ۱۸ پیشگوئیوں کے ماتحت ان کی بھی تعیین ہو چکی ہے یہ رات کیونکر اور کب چھوٹے گی۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّیْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔ شب تاریک کو اجالا کرنے والا چاند تیرہ سو سال گزرنے پر چودھویں کی شب کو طلوع کرے گا۔ اور پندرھویں صدی کی نہایت ہی کٹھن منزل طے کرتے ہوئے شدید ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گزر کر سولھویں صدی میں ذات البروج کے ذریعے سے اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمکے گا۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ۔ اسلام اور مسلمانوں کا شدید دشمن کون ہوگا۔ اور اس کی گردن کس قسم کی ہیبت ناک تجلیوں کے ذریعہ سے جھکے گی۔ ان تمام باتوں کی تعیین وضاحت بسط و تفصیل سے ہو چکی ہے۔

سوائے شاہد مشہود کی جماعت! دل گیر مت ہو۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہے ان آیاتِ بینات اور چمکتے ہوئے نشانات کی جو ہمارے رب نے ہماری گھبراہٹ کو دور کرنے اور ہماری ٹوٹی ہوئی امیدوں کی ڈھارس باندھنے کے لئے پے در پے قائم کئے ہیں ہمارے کھنڈرات اور ہمارے مٹے ہوئے نشانوں کو دیکھ کر ہماری حالتِ زار پر ایک رونے والا رویا۔ اور غایت درجہ قلق اور بے قراری کی گھڑی میں چیخا۔ اور پکارا۔ اور کہا۔ ؎

"کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا"

یہ رونے والا شاہد مشہود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پھر سے دہراتا اور انہی آیاتِ بینات کی قسم کہ یہ کہنے والا اثم سے کہتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے وہ جس کا نشانِ ہستی بادشند کے جھکڑوں سے مٹا جا رہا ہے۔ قُمْ۔ اٹھ نہایت ہی شدید خطرہ کی گھڑیاں ہیں۔ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ اٹھ۔ اپنوں۔ اور بیگانوں کو قبل از وقت خطرہ سے آگاہ کر دے۔ وَرَبَّکَ۔ اپنے رب کی طرف رجوع کر۔ فَکَبِّرْ۔ اس کی بڑائی میں مشغول ہو جا۔ اور تبلیغ حق کے فریضہ کو اپنا وظیفہ بنا۔ وَثِیَابَکَ۔ اپنے کپڑوں کو دیکھ کہ وہ میلے ہیں۔ فَطَهِّرْ۔ سو انہیں پاک صاف کر۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور ہر قسم کی گندگی کو چھوڑ دے تو یہ کام کر۔ اور تیرا رب باقی کام اسی طرح کرے گا جس طرح کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ تو دل گیر اور مایوس نہ ہو۔ اور آگ سے مت ڈر کہ اس بات کا حتمی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ "آگ تیری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا۔ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۔

ایک اسلامی بادشاہ کا صحیح نام

سُلطان فتح علی آف میسور

ہندوستان میں جب انگریزوں نے اپنا تسلط اور اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ اور اس ملک کو آپس کی خانہ جنگی میں مصروف دیکھ کر ایک حکومت کی بنیاد ڈالی۔ تو اس وقت جنوبی ہندوستان کے علاقہ کو زیر کرنے کے لئے انہیں بہت بڑی جدو جہد کرنی پڑی۔ اور بڑی خونریز لڑائی اور بہت سا جانی اور مالی نقصان اٹھانے کے بعد یہ علاقہ ان کے قبضہ میں آیا۔

اس وقت اس علاقہ پر سلطان حیدر علی حکمران تھا۔ جس کی وفات کے بعد سلطان فتح علی اس کا جانشین ہوا دونوں حکمران نہائت جری اور غیر تمند تھے۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے پورے زور سے یہ کوشش کی۔ کہ وہ اس علاقہ کو غیر ملکی حکومت سے بچائیں۔ لیکن چونکہ اس وقت ملک کی حالت ابتر تھی۔ طوائف الملوکی کا زمانہ تھا۔ خود ملک کے نواب اور راجا ایک دوسرے کی شکست دیکھنے کے خواہاں تھے۔ اور دوسری طرف انگریزی حکومت کا ستارہ اوج پر تھا۔ اس لئے کسی کی بہادری اور شجاعت اس موقعہ پر کام نہ آئی۔ اور اس علاقہ پر بھی بڑی خونریز جنگ کے بعد انگریزوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ اور سلطان فتح علی اور اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا ؀

چونکہ اس بہادر اور غیرت مند بادشاہ نے اپنے حریف کا بہت زبردست مقابلہ کیا تھا۔ اور اُسے بری طرح خستہ حال اور پریشان کیا تھا۔ اسلئے اس کے مارے جانے کے بعد حریف نے اپنے انتقامی جذبہ کو اس طرح پورا کیا۔ کہ اس بہادر اور جری بادشاہ کے نام کو بگاڑ دیا۔ کتابوں میں واقعات میں اور تاریخ میں اس کے نام کو "سلطان ٹیپو" سے شہرت دی۔ ٹیپو ایک نہائت ہی حقارت اور نفرت انگیز نام ہے۔ مگر اس نام کی اس قدر اشاعت کی گئی ہے۔ کہ آج اس بہادر بادشاہ کا اصلی اور صحیح نام بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اور باوجود اس کی عزت و احترام کے اکثر لوگ "سلطان ٹیپو" کے نام سے ہی موسوم کرتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں جبکہ اس شجاع بادشاہ کی برسی منائی گئی۔ اور اس طرح اس کی یاد کو تازہ کیا گیا۔ تو اس موقعہ پر اسلامی اخبارات میں جو اعلانات کئے گئے۔ ان میں بھی "سلطان ٹیپو" ہی لکھا گیا۔

پس ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہادر اور غیور اسلامی بادشاہ کا صحیح نام رائج کیا جائے۔ اور وہ بُرا نام جو اسے انتقامی رنگ میں دیا گیا ہے۔ اور جس سے اسکی ہتک اور حقارت مقصود ہے اسے ترک کیا جائے بلکہ تاریخی کتابوں میں سے اس نفرت انگیز نام کے خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

وید اور آریہ سماج

جہاں تک خاکسار نے آریہ سماج کی تحریک کا مطالعہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ آریوں کا واحد مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان سے تمام غیر آریہ اقوام اور مذاہب کو باہر نکال دیا جائے۔ پس آریہ سماج مذہبی تحریک نہیں بلکہ سیاسی پارٹی ہے۔ لیکن یہ ایک تفصیل طلب مضمون ہے۔ اسوقت صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے ویدوں کو ایشوریہ کلام مانتے ہوئے ان کی طرف رجوع نہ کیا تھا۔ بلکہ وہ ہندوؤں کو زیر اثر لانے کے لئے ویدوں کی طرف لوٹے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ تعلیم یافتہ ہندو پارٹی جو عیسائیت پر لٹو ہو رہی ہے ہندو سدھانتوں کی فلاسفی سننے کے لئے تیار نہیں۔ ان پر عیسائیت کا ایسا رنگ چڑھ گیا ہے۔ جسے اتارنے کے لئے ہندو اصول کا صابن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے جن سدھانتوں کا عیسائی لوگ کھلے بندوں کھنڈن کرتے تھے۔ اور پرانوں کو گپیں کہہ کر ان پر مذاق اڑایا کرتے تھے۔ انکا سوامی جی نے خود زبردست کھنڈن شروع کر دیا۔ آپ بخوبی سمجھتے تھے۔ کہ انگریزی پڑھے لکھے ویدوں کو پڑھنا تو کجا اسکی شکل دیکھنے سے بھی محروم ہیں۔ اس لئے ویدوں کے نام پر انہیں جو کچھ بتایا جائے گا۔ اس کے آگے سر تسلیم خم کر لینگے اس لئے آپ نے اپنے سدھانتوں کو صرف ویدوں پر مبنی بتایا۔ اور پرانوں اتہاسوں اور سمرتیوں وغیرہ لٹریچر کو وید ورودھ بتا کر پس پشت ڈالدیا۔

(آریہ گزٹ لاہور ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۶)

اس کا نتیجہ جو نکلنا تھا وہ نکلا اور بقول مہاتما ہنسراج جی دینا نے برملا کہا کہ "شری سوامی دیانند سرسوتی نے خاص مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے شاستروں کی غلط تاویلیں کیں۔ اور اس مقصد کو دھارمک اور شائستہ رنگ دینے کے لئے ۔۔۔۔۔ سے کام لیا۔ ان کا ادیش نیک تھا۔ مگر جو ذریعہ انہوں نے اس ادیش کو پورا کرنے کے لئے اختیار کیا وہ ایمانداری کے لحاظ سے ٹھیک نہیں تھا۔ (اخبار آریہ گزٹ کا رشی نمبر ۲۵ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۰)

غرض آریہ سماج اور بانی آریہ سماج نے تمام دنیاوی سامانوں کو کام میں لا کر ویدوں کو ہندوستان میں زندہ کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آریہ سماج نے ویدوں کے چیدہ چیدہ اور اپنے خیال کے مطابق بہترین منتروں کا ترجمہ کر کے آریہ نوجوانوں کے سامنے رکھا۔ نوجوانوں نے ہاں آریہ نوجوانوں نے بغور ویدوں کے ان ترجموں کو پڑھا۔ مگر جو اثر لیا۔ وہ یہ ہے کہ:۔ "آریہ سنتان ویدوں۔ ویدوں کے معتقدوں اور مداحوں پر تمسخر کرتی ہے۔ اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وید کا نام سنکر ان کا سینہ پھٹ جاتا ہے چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں غصہ سے بھر جاتی ہیں۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وید کے نام لینے والوں کا سر کچل دیا جائے۔ ایسی حرکتوں سے تمہارے مٹ جانے کا احتمال ہے"

(آریہ اخبار ملاپ لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

آریہ نوجوان کیوں اس سپرٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی آریوں کی زبانی سن لیں

"جو لوگ ویدوں کو بغیر پڑھے ان پر بڑی شردھا رکھتے ہیں۔ اور انہیں ساری ودیاؤں کا بھنڈار اور ایشوری گیان مانتے ہیں۔ وہی لوگ جب کسی بھاشیہ کار کے شبدوں میں ویدوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ساری ودیاؤں کا بھنڈار یا ایشوری گیان ماننا تو دور رہا گیان کا پستک ماننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ وقت آ رہا ہے کہ لوگ وید ایشوری گیان ہے کے شور کو محض بیہودہ اور فضول سمجھیں گے۔ ۔۔۔۔ سے سنائے اندھ پرم پریا اندھی شردھا سے وید ایشوری گیان ہے۔ اس براہم واکیہ پر ایمان لانے کا وقت گذر چکا ہے۔ وہ اب واپس نہیں آئے گا۔" (از قلم پنڈت دھنی رام جی پٹیالہ تواسی اخبار امرت ماہ ستمبر ۱۹۳۰ء) یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج نے آجتک ویدوں کا ترجمہ نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ کبھی وہ ویدوں کا ترجمہ کرنے کے لئے تیار ہو گی۔

خاکسار فتح محمد شرما

ابراہیمی سلسلہ کی تین شاخیں

"یہ وہ برکت ہے۔ جو موسیٰ مردِ خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا۔ کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"۔

(تورات۔ کتاب استثنا باب ۳۳ آیت ۱۔۲)

ان دو آیتوں میں ایک زبردست پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ جو وحی الٰہی کی بنا پر ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد آپ کی نسل میں تین مبارک سلسلوں کے قیام کی خبر دی گئی ہے۔ نمبر اول پر اس سلسلے کا ذکر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینا پہاڑ پر نبوت اور شریعت ملی۔ یہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اور مسیح ناصری پر جا کر ختم ہوا۔

نمبر دوم پر اس سلسلے کا ذکر ہے۔ جس کا تعلق کوہ شعیر سے ہے۔ آج تک عام طور پر لوگوں نے کوہ شعیر کی وقعت کو نہیں سمجھا۔ حالانکہ کوہ شعیر وہ مقدس پہاڑی علاقہ ہے۔ جہاں سب سے اول بنی اسرائیل کے چچا زاد بھائیوں یعنی عیسو کی اولاد نے حکومت کی داغ بیل اس وقت ڈالی۔ جب کہ بنی اسرائیل ابھی مصر میں قبطیوں کی غلامی میں ذلت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کی ریاست کا نام ادومیا (Idumea) تھا۔ اِدوم عیسو کا لقب تھا۔ اور اس کے معنے سرخ کے ہیں۔ چونکہ عیسو کا رنگ سرخ تھا۔ ایسا سرخ جیسا کہ سرخ پشم۔ اس لئے بائیبل میں اس کا نام اِدوم (Edum) ہے۔ بائیبل میں اس کی پیدائش کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ "اور جب اس کے جننے کے دن پورے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اس کے پیٹ میں توام ہیں۔ (یعنی اسحاقؑ کی بیوی ربقہ کے پیٹ میں) اور پہلا لال رنگ گویا پشم کا لباس ہے۔ پیدا ہوا۔ اور انہوں نے اس کا نام عیسو رکھا۔ اس کے بعد اس کا بھائی پیدا ہوا۔ اور اس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی سے لگا ہوا تھا۔ اور اس کا نام یعقوب رکھا گیا"۔ (تورات کتاب پیدائش۔ باب ۲۵۔ آیت ۲۴ تا ۲۶)

بائیبل کے اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ عیسو حضرت یعقوبؑ کا بڑا بھائی تھا۔ اور دونو توام (جوڑے) پیدا ہوئے تھے۔ دونو کے حق میں حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ جو بائیبل میں مذکور ہے۔ اس پیشگوئی کے سمجھنے کے لئے ان دونو دعاؤں پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جو دعا کی گئی۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"دیکھ میرے بیٹے کی ریح اس کھیت کی ریح کی مانند ہے۔ جس میں خداوند نے برکت بخشی ہے۔ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی اور اناج اور مے کی زیادتی تجھے بخشے۔ قومیں تیری خدمت کریں۔ گروہیں تیرے آگے جھکیں تو اپنے بھائیوں کا خداوند ہو۔ اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے خم ہوں ہر ایک جو تجھ پر لعنت کرے۔ ملعون ہو مگر وہ جو تیرے لئے برکت چاہے۔ مبارک ہو"۔ (پیدائش۔ باب ۲۷ آیت ۲۷ تا ۲۹)

اس کے بعد عیسو کے لئے جو دعا کی گئی۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"دیکھ زمین کی چکنائی سے اور اُوپر کے آسمان کی اوس سے تیرا قیام ہوگا۔ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کرے گا اور اپنے بھائی کی خدمت کرے گا۔ اور یوں ہوگا۔ کہ جب تو تاج و تخت کا مالک ہوگا۔ تو اس کا جُوا اپنی گردن سے توڑ کر پھینک دے گا"۔ (کتاب پیدائش باب ۲۷۔ آیت ۳۹ و ۴۰)

دونو دعاؤں کے الفاظ اور معانی میں جو فرق ہے۔ وہ بین ہے۔ حضرت یعقوبؑ کے متعلق کہا گیا۔ کہ "قومیں تیری خدمت کریں۔ گروہیں تیرے آگے جھکیں۔ تو اپنے بھائیوں کا خداوند ہو"۔ لیکن عیسو کے متعلق کہا گیا کہ "تو اپنے بھائی کی خدمت کرے گا۔ اور یوں ہوگا کہ جب تو تاج و تخت کا مالک ہوگا۔ تو اس کا جُوا اپنی گردن سے توڑ کر پھینک دیگا"۔ ماحصل یہ کہ کچھ عرصہ تک عیسو کی اولاد بنی یعقوب کی خادم رہے گی۔ پھر بادشاہت آجانے پر آزاد ہو جائے گی۔ اور خادم ہونے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ یعقوب کو نبوت ملے گی۔ اور عیسو نبی نہیں ہوگا لہذا وہ اور اس کی اولاد کچھ عرصہ تک شرف نبوت کی وجہ سے ان کی عزت کرے گی۔ لیکن جونہی کہ وہ برسر اقتدار ہو کر خود حکومت اور نبوت حاصل کر لیں گے تب وہ یعقوب کی خدمت کا جُوا اپنی گردن سے اتار پھینکیں گے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ عیسو کی اولاد کو تیسری پشت میں حضرت ایوب کے وجود میں حکومت اور حکومت کے ساتھ ہی نبوت بھی مل گئی۔ حضرت ایوب نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی۔ اور حضرت ایوب کا عیسو کی اولاد سے ہونا جملہ تاریخوں میں مذکور ہے۔ (دیکھو ناسخ التواریخ جلد اول اور تاریخ ابن واضح یعقوبی باب ملوک الشام)

حضرت ایوبؑ کا نسب نامہ یہ ہے۔ ایوب بن زارح (جس کو بائیبل میں ضارہ لکھا ہے۔) بن رعویل بن عیسو۔

حضرت ایوبؑ جس ریاست یا مملکت کے بادشاہ تھے۔ اس کا نام ادومیا (Idumea) تھا۔ اس کا دار الخلافہ بُصریٰ تھا۔ یہ علاقہ شمالی سرحدی عرب کا علاقہ تھا۔ اس لئے بصریٰ کا ذکر حدیثوں میں بھی آتا ہے۔ دوسرا مشہور شہر ان کا پیٹرا تھا۔ وہاں کے باشندگان نے فن عمارت میں اور تجارت اور بین الاقوامی لین دین میں بڑی قابلیت کا ثبوت دیا تھا (Helps To The Study of The Bible Page 83)

اوپر کے حوالے سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ ادومیا (Idumea) کی مملکت ایسی ویسی مملکت نہیں تھی۔ بلکہ ایک مہذب ریاست تھی۔

پس حضرت ایوب پہلے بادشاہ اور نبی ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں جو حوالہ مندرجہ عنوان کی دوسری شق میں بیان کی گئی ہے۔ اور جن سے ادومی سلسلہ کی بنیاد پڑی۔ فقرہ "شعیر سے ان پر طلوع ہوا"۔ میں الفاظ "ان پر" قابل غور ہیں۔

یعنی شعیر سے خداوند کا طلوع ہونا۔ بنی اسرائیل کے لئے موجب فخر و مباہات ہے۔ کیونکہ شعیر پر رہنے والے عیسو کی اولاد تھے۔ اور عیسو کی اولاد کوئی غیر قوم نہیں بلکہ وہ بنی اسرائیل ہی کے گوشت اور پوست تھے۔ اسی لئے پیشگوئی کے الفاظ میں "شعیر سے ان پر طلوع ہوا" کہا گیا۔

میں شروع میں کہہ آیا ہوں۔ کہ پیشگوئی بائیبل مذکورہ عنوان (استثنا باب ۳۳ آیت ۱ و ۲) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تین الٰہی سلسلوں کے قیام کی خبر دی گئی ہے پہلا سلسلہ موسوی ہے۔ اس کی خبر ان الفاظ میں ہے "خداوند سینا سے آیا" دوسرا سلسلہ ادومی ہے۔ جس کی خبر ان الفاظ میں ہے "شعیر سے ان پر طلوع ہوا"۔ تیسرا سلسلہ محمدی ہے۔ جس کی خبر ان الفاظ میں ہے "فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا"۔

موسوی سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اور حضرت مسیح ناصریؑ پر جا کر ختم ہوا۔ ادومی سلسلہ حضرت ایوب علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اور گوتم بدھ پر جا کر ختم ہوا۔ محمدی سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا۔ اور مسیح قادیانی تک پہنچا اور یہی اس پیشگوئی کا مطلب تھا۔ اگر کوہستان شعیر سے صرف ایک ہی نبی پیدا ہونا تھا۔ تو اس کو موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ کے ساتھ ذکر کرنا نامناسب تھا۔

خاکسار۔ نعمت اللہ گوہر بی۔ اے

128

معلومات عامہ

کوہ ہمالیہ کی اونچی چوٹی

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کی بارہا کوشش کی جا چکی ہے۔ گذشتہ سالوں میں جو چار پارٹیاں یورپ سے اس مہم کو سر کرنے کے لئے آئی تھیں۔ مسٹر ایرک شپٹن ان چاروں میں شریک تھے۔ انہوں نے اس مہم کے سر نہ ہو سکنے کی وجہ میں ایک عجیب انکشاف کیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی ہر سال بلند ہوتی جا رہی ہے اور ۱۰۰ برس تک یہ چوٹی اتنی بلند ہو جائے گی کہ اس پر پہنچنے کا خیال بھی کسی کو نہ آ سکے گا۔

اس چوٹی سے بہت سے دریا نکلتے ہیں جو بجائے اس کے کہ میدانوں کی طرف آئیں دوسری چوٹیوں سے گزر کر پہاڑوں ہی میں گم ہو جاتے ہیں۔

نیز بتایا ہے کہ آئندہ اگر اس چوٹی پر جانے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کے لئے کئی مہینے درکار ہوں گے۔ کیونکہ کئی کئی دن ٹھنڈی ہوا اور برف کے تھمنے کے انتظار میں ٹھہرنا پڑے گا۔ وجہ یہ کہ سردیوں میں برف باری اتنی ہوتی ہے کہ اوپر چڑھنا دشوار ہو جاتا ہے اور گرمیوں میں جوں جوں اوپر چڑھتے چلے جائیں برف کے تودے خطرہ کا موجب بنے رہتے ہیں اور بعض مقامات پر برف مٹی کی طرح پسی ہوتی آگے جانے سے روک بن جاتی ہے تاہم ہمیں اس مہم کو سر کئے بغیر نہ رہنا چاہئے جس کے سر کرنے کی خاطر ہم پہلے کئی قیمتی جانیں بھی قربان کر چکے ہیں۔

پنجاب میں دماغی امراض کا ہسپتال

دماغی امراض کے ہسپتال کی کارگذاری کی رپورٹ بابت ۱۹۳۷ء سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں جو عرصہ سے دماغی امراض کے ہسپتال کے مردانہ وارڈوں میں جگہ کی قلت محسوس کی جا رہی تھی۔ اس کے لئے ۳۰۰ مرد مریضوں کے لئے جگہ کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ لیکن روپے کی کمی کے باعث ابھی عورتوں کے لئے انتظام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔

رپورٹ مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شروع سال میں ہسپتال مذکور کے اندر ۹۹۱ مریض تھے دوران سال ۱۶۲ مریض یعنی ۱۳۹ مرد اور ۲۳ عورتیں داخل کی گئیں ۱۴۳ مریض ہسپتال سے خارج کئے گئے ۲۹ فوت ہو گئے۔ اور سال کے اختتام پر ۹۸۱ مریض زیر علاج تھے۔ ۱۹۳۶ء کے مقابل پر اس سال ۱۳ کی زیادتی ہوئی۔ دوران سال میں جو ۲۹ اموات ہوئیں ان میں سے ۸ تپدق سے چار چار پیچس اور کمزوری سے ۱۳ دیگر مختلف عوارض سے ہوئیں۔ اندازہ ہے کہ ہسپتال مذکور میں اموات کی شرح میں تدریجاً کمی واقع ہو رہی ہے۔

مجرم مریض سال کے آخر پر ۱۵۰ تھے جن میں ۱۴۶ مرد اور ۴ عورتیں تھیں ۱۹۳۶ء میں ۱۵۴ اور ۱۹۳۵ء میں ۱۴۸ تھے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران میں ۴۱ مجرم مریض داخل کئے گئے۔ لیکن اس کے مقابل ۱۹۳۶ء میں ۱۹ اور ۱۹۳۵ء میں ۲۹ داخل کئے گئے تھے۔ اور سرکاری قواعد کے ماتحت ۲۴ مریضوں کو مجرم شعبہ سے نکال کر غیر مجرم شعبہ میں تبدیل کیا گیا۔ اور کامیاب فراری اور خودکشی کی صرف ایک ایک واردات ہوئی۔

۱۹۳۶ء میں ہسپتال کا کل خرچ ۲۹۰۹۴۴ روپے ۱۳ آنے ۹ پائی تھا۔ لیکن سال زیر تبصرہ میں تین نئی "بیرکوں" کی تعمیر کا خرچ شامل کر کے کل خرچ ۴۲۶۴۹۴ روپے ۱۳ آنے ۴ پائی ہوا۔ سال گذشتہ میں فی مریض ۲۷۹ روپے ۱۲ آنے اور سال زیر تبصرہ میں فی مریض ۳۲۸ روپے اٹھا۔

پنجاب میں زہر خورانی کی وارداتیں

جہاں تک انسانوں کو زہر دینے کا تعلق ہے۔ پنجاب میں لاہور کا ضلع سب سے زیادہ مجرم واقع ہوا ہے۔ اسی طرح مویشیوں کو زہر دینے کے لئے سرگودہا کو ناقابل رشک امتیاز حاصل ہے۔ موخر الذکر ضلع میں ایک سال میں صرف ایک ایسی واردات ہوئی جس میں ایک شخص کو زہر دیا گیا۔ لیکن ۱۶ وارداتیں ایسی تھیں جن میں مویشیوں کو شکار بنایا گیا۔

مندرجہ بالا معلومات حکومت پنجاب کے کیمیکل اگزامنر کی رپورٹ بابت سال ۱۹۳۷ء سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس رپورٹ کے بموجب سال زیر تبصرہ کے دوران میں زہر خورانی کی ۴۴۶ مشکوک وارداتیں ہوئیں۔ ۳۳۲ وارداتوں کی صورت میں یہ شبہ درست ثابت ہوا۔ ۳۱۲ وارداتوں میں انسانوں کو شکار بنایا گیا اور باقی ۲۰ وارداتیں مویشیوں کو زہر دینے کے متعلق تھیں۔ انسانوں کو زہر خورانی کی وارداتوں کی سب سے بڑی تعداد (۴۸) ضلع لاہور میں تھی۔ اس کے بعد امرتسر جہاں ایسی وارداتوں کی تعداد ۲۵ تھی۔ صوبہ دہلی سے ۲۳ وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی اور پنجاب کی ریاستوں میں صرف ۱۶۔

کل ۲۰ وارداتیں ایسی تھیں جن میں مویشیوں کو زہر دیا گیا۔ ان میں سے ۱۶ سرگودہا میں واقع ہوئیں۔ باقی چار پنجاب کے دوسرے حصوں میں اور صوبہ دہلی یا کسی ریاست میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ انسانوں کو ہلاک کرنے (جس میں زہر خورانی کے ذریعہ خودکشی شامل ہے) میں افیون مقبول ترین زہر ثابت ہوئی۔ یہ ۴۷٫۵ فیصدی وارداتوں کا باعث ہوئی۔ سنکھیا اور دھتورا کے متعلق وارداتوں کی فیصدی بالترتیب ۱۹ اور ۱۳ تھی۔ مویشیوں کی صورت میں پارہ سب سے زیادہ استعمال کیا گیا۔ بعض وارداتوں میں سنکھیا اور "سٹرکنین" بھی پائے گئے۔ یہ امر موجب دلچسپی ہے کہ گھی کے ۲۴۴ نمونوں میں جو سال مذکور کے دوران میں معائنہ کے لئے کیمیکل اگزامنر کو پیش کئے گئے صرف ۱۵ انسانی استعمال کے لئے موزوں قرار دیئے گئے۔ باقی ماندہ ۱۹۰ نمونے بالکل خراب تھے۔

جاپان اور چین کی جنگ کے نتائج

وزیر حربیہ جاپان نے جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جاپانی فوجوں نے چین کے جتنے علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے اس کا رقبہ شہنشاہیت جاپان کے سارے رقبہ سے دو چند ہے۔ جنگ چھڑنے سے اس وقت تک ۲۰ لاکھ چینی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہلاک شدہ چینیوں کی تعداد ۸ لاکھ ۳۰ ہزار ہے۔ اس اثناء میں جاپانی فوج کے ۵۱ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔ جنگ کی ابتداء سے اس وقت تک جاپانی فوجوں نے چین سے جس قدر مال غنیمت حاصل کیا ہے اس میں ۲ لاکھ ۱۰ ہزار بندوقیں ۱۱ ہزار مشین گنیں۔ ۲ ہزار ۶۰۰ توپیں۔ ۵۰۰ ٹینک بھی شامل ہیں۔ چینیوں کی موجودہ حالت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی شمالی جنوبی مرکزی چین میں ۱۰ لاکھ سے زیادہ چینی سپاہی مصروف محاربہ ہیں۔ اس کے علاوہ مفتوحہ علاقوں میں بھی ۴ لاکھ مسلح چینی جنگ چھاپہ کے طریقوں پر جاپانی فوج کو ستا رہے ہیں چین میں بڑھتے ہوئے جنگی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وزیر خزانہ جاپان نے بیس کروڑ ین مزید ٹیکس لگانے کی سکیم بنائی ہے۔ کافی اور پھلوں وغیرہ پر بھی ٹیکس لگائے جائیں گے۔ ہوٹلوں میں قیمتی کھانوں پر اور ایک خاص قیمت سے زیادہ مالیت کی بلڈنگوں پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا۔ کھانڈ پر ایک کروڑ روپیہ مزید ٹیکس لگایا گیا ہے۔

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ۱۰ فروری کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا

جن جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ چندہ تحریک جدید کی فہرستیں ارسال کرنے میں سستی کر رہے ہیں۔ وہاں کے افراد براہ راست اپنے وعدے بھیجدیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ ۶ جنوری ۳۹ء کا وہ حصہ جو مالی تحریک کے متعلق ہے خاکسار نے الگ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کیا۔ حضور نے از راہ ترحم اسے درست فرما دیا ہے۔ جو ذیل میں دیا جاتا ہے۔ حسن اتفاق سے قربانیوں کی عید سعید کی تقریب بھی قریب آگئی ہے۔ اس لئے خاکسار احباب کرام کی خدمت میں تحریک جدید کی طرف سے احباب کو عید سعید کی مبارکباد عرض کرتے ہوئے عرض پرداز ہے۔ کہ چونکہ خطبہ کا یہ حصہ بھی قربانیوں کے بارے میں ہے۔ اور جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والے ہیں۔ ہر احمدی کی یہ شدید خواہش ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی خدائی فوج میں شامل ہو کر اپنا نام تاریخی ناموں میں محفوظ کرائے۔ اور سال پنجم کے لئے دس فروری تک وعدہ پیش کرنے والوں کے لئے حضور نے یہ بھی اجازت فرما دی ہے۔ اگر کسی نے گذشتہ کسی سال میں بھی حصہ نہیں لیا یا گذشتہ کسی سال میں حصہ لیا ہے۔ مگر ایک دو یا تین سال میں حصہ لینے سے رہ گیا ہے۔ تو اب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اجازت فرما دی ہے۔ کہ وہ دس فروری تک اپنے وعدے پیش کر دیں۔ اس کے بعد اس پانچ ہزار کی پیشگوئی میں کسی کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ سوائے ان کے جن کی حضور نے اجازت خطبہ میں فرمائی ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر ایک جماعت میں عید سعید کے دن یہی حصہ مالی قربانیوں کا سنایا جائے۔ اور پھر احباب کے وعدے لے کر فوری وقت کے اندر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور براہ راست پیش کئے جائیں۔

خاکسار رحمت اللہ نشل سکرٹری تحریک جدید

حضور نے فرمایا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کوئی وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ میں نے کل دفتر سے لسٹ منگوائی تھی۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ

قادیان میں بھی ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جنہوں نے توجہ نہیں کی

وہ ایسے نہیں۔ کہ ہم خیال کریں۔ کہ وہ مالی مشکلات کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ بلکہ ایسے ہیں۔ کہ جو کسی نہ کسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور پہلے سالوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔

باہر کی بعض بڑی جماعتوں کی فہرستیں بھی تاحال نہیں آئیں

جیسا کہ دفتر کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ وعدوں کا زور آخری دنوں میں بہت ہوتا ہے۔ جو مخلص ہیں یا جن کے حالات اجازت دیتے ہیں۔ وہ تو پہلے دنوں میں ہی توجہ کرتے ہیں۔ پھر درمیان میں رو کم ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب آخری دن آتے ہیں۔ تو پھر رو تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوستوں کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اب وقت ختم ہونے کو ہے۔ مگر ان کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کا وعدہ یا باہر کے جس خط پر گیارہ فروری کے بعد کی مہر ہوگی۔ ایسا کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ

اللہ تعالےٰ نے ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی طیار کرنا چاہتا ہے

اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ یہ ان کی بدنصیبی ہوگی سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق مختلف الہامات ہو چکے ہیں۔ تو پھر پیچھے رہنا کس قدر بدنصیبی ہے۔ پس ہر شخص

جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں

کئی لوگ اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ پہلے ہم نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح کر لیں۔ حالانکہ شرائط کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔

کہ جو شخص سابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو

ایسا خیال کرنا نادانی اور ثواب کی ہتک ہے ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے کہ میں پانچ روپیہ ہی دے سکتا ہوں۔ اور اس لئے اگر رکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے حالانکہ

ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے

اگر تو وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچسو کے برابر ہیں۔ اور اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ اپنے لئے ایمان کا تجویز کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پائے گا۔ پس قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی میں پھر ایک دفعہ متوجہ کرتا ہوں۔ کہ

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں

بعد میں بیسیوں لوگ خطوط لکھتے ہیں۔ کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ معاف کر دیں۔ اور وعدہ قبول کر لیں۔ حالانکہ جب ہم نے ایک قانون بنا دیا۔ تو معافی کے کیا معنی۔ پس جنہوں نے بعد میں معافی مانگنی ہے۔ وہ ابھی ہوشیار ہو جائیں۔ اس سال چونکہ اس سکیم کی پوری پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس لئے

آئندہ کوئی بقایا وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا

سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے بیکار تھے۔ یا اب کے کسی سال میں کام پر لگے ہوں۔ مثلاً کوئی اب طالب علم ہے۔ اور اگلے سال کام پر لگے بیسیوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ اس لئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔

اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دیدی ہے مگر آئندہ سال نہیں دی جائیگی

کیونکہ میں اب اس سکیم کی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ پس سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمد نہیں رکھتے تھے۔ ایسے احمدیوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ کتنی منت کیوں نہ کرے

جو اس سال شامل ہوگا وہی آئندہ شامل ہو سکیگا

کیونکہ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔

بقیہ صفحہ ۲ پر